اداریہ

عید میلاد النبی ﷺ پر ہونے والی خرافات توجہ کی ضرورت ہے..........!!

پاکستان میں ہر سال کی طرح اس سال بھی عید میلاد النبی ﷺ انتہائی جوش و جذبہ سے منائی گئی۔ ہر سال سے بڑھکر گلی، محلوں، شاہراؤں اور گھروں کو سجایا گیا۔ ربیع الاوّل کی رات اور دن میلاد النبی ﷺ کے جلوس متواتر شاہراؤں پر گشت کرتے نظر آئے، مختلف تنظیموں کی جانب سے ان جلوسوں کا اہتمام کیا گیا تھا، جو ایک آسان کام نہیں تھا۔ یقیناً اس تیاری میں ہفتوں لگے ہونگے اور پیسہ بھی اچھا خاصہ خرچ ہوا ہوگا۔ اس مبارک کام کیلئے وقت نکالنا، محنت کرنا اور پیسے کا خرچ کرنا انتہائی سعادت مندی اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے محبت کا ثبوت ہے۔ ورنہ آج کے نفسا نفسی کے دور میں نہ کسی کے پاس کسی کیلئے وقت ہے اور نہ ہی پیسہ خرچ کرنے کا دل۔ چمڑی جائے دمڑی نہ جائے کی مثل آپ نے کئی مناظر بارہا اپنی زندگی میں دیکھے ہونگے۔ لوگ اپنے ایک ایک پیسے کو سینے سے لگا کر رکھتے ہیں، لیکن ولادت پاک ﷺ کی خوشی میں ہم نے بڑے بڑے کنجوسوں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ خرچ کرنے سے اجتناب نہیں کرتے اور اپنی حیثیت کے مطابق دل کھول کر خرچ کرتے ہیں یقیناً یہ اللہ کے اس فرمان پر عمل ہے۔

"قل بفضل اللّٰہ و برحمۃ فبذلک فلیفر حوا ء ھو خیر مما یجمعون○

"اے محبوب آپ فرمادیجئے کہ اللہ کا وہ فضل جو ان پر ہوا اور اللہ کی رحمت جو انہیں عطا کی گئی اس کے سبب وہ خوشیاں منائیں یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں"۔ (سورۃ یونس)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس نعمت عظمیٰ، اللہ کے فضل اور رحمت کی خوشی میں اپنا جمع کیا ہوا خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

غور طلب

یہاں ایک بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ کئی برسوں سے یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ جہاں عید میلاد النبی ﷺ کے جوش و خروش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہیں بعض نادان دوستوں کی وجہ سے غیر شرعی حرکات تقویت پکڑ رہی ہیں۔ مثلاً بعض جلوسوں کے آگے چلنے والے کم عمر نوجوان رقص کرتے اور تالیاں بجاتے نظر آتے ہیں، بے تحاشہ آتش بازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور اس سال تو بینڈ بجائے اور ڈھول تاشوں کی گونج میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس دیکھے گئے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ان جلوسوں کی قیادت کوئی عام لوگ نہیں کر رہے ہوتے۔ اکثر جلوسوں کی قیادت آئمہ کرام، علماء کرام اور مشائخ عظام کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں۔ شاید تھوڑی سی غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ ہو رہا ہے، جو اہل سنت کا تماشہ بنانے کیلئے کافی ہے۔ اُمید ہے کہ علماء حق، مشائخ عظام اور آئمہ کرام ان باتوں کی طرف توجہ دے کر ان خرافات کا سدباب کرنے میں کردار ادا کریں گے اور آئندہ عید میلاد النبی ﷺ کی آمد سے قبل اپنے اپنے حلقہ احباب اور تنظیموں سے متعلقہ ذمہ داروں کی تربیت کا اہتمام فرمائیں گے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

سلسلہ وار

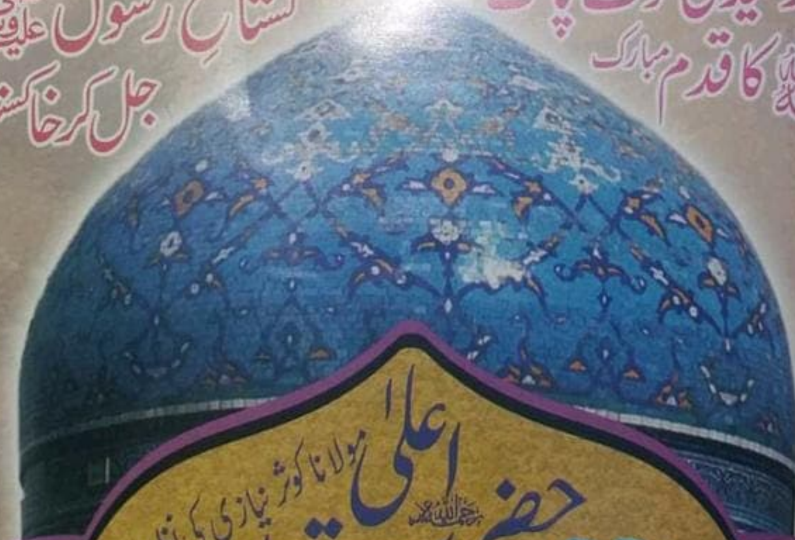
عقیدۂ حق

سلسلہ نمبر 2

جنوری 2017ء بمطابق ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ

حضور سیدی غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جل کر خاکستر



حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ مولانا کوثر نیازی کی نظر سے

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے خرافات

تحریک وہابیہ تاریخ کے آئینے میں!!

گیارہویں پر دلچسپ مکالمہ!

انعام شکست

سب سے پہلا قاتل و مقتول

راہ اختیار کرلیں، جیسا کہ بعض فرقوں نے اختیار کیا۔ حالانکہ مذکورہ بالا جرائم کو نظر انداز کرنے کا کوئی جواز نہیں جو بالاتفاق شرعاً ممنوع اور ناجائز ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کی محفلوں کے بارے میں تو کوئی بھی اس کے فرض یا واجب ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ البتہ یہ ایک مستحب امر عادی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ اختلافی۔

حیرت کی بات ہے کہ جو لوگ دن رات فروعی مسائل کے اختلافات کو ہوا دینے میں مصروف ہیں اور مخالفین کو بدعتی قرار دینے سے نہیں چوکتے وہ ان بڑے مسائل کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہتے جن میں ہر ملک کے مسلمان ملوث ہو چکے ہیں۔ ان میں سب سے خطرناک بدعت وہ عقائد ہیں جن کی بناء پر بہت سے گروہ دین سے خارج ہو گئے ہیں۔ یہی حال حکمرانی کا ہے۔ اس سے متعلق افسوسناک بدعت اللہ تعالیٰ کی شریعت اور سنت مصطفیٰ ﷺ سے خروج ہے اور یہ بدعت جس کا انجام الحاد اور کفر ہے اکثر اسلامی ممالک پر چھا چکی ہے۔ یہی وہ بدعت ہے جس کیلئے اسلام دشمن عناصر، یہود و نصاریٰ کے ایجنٹوں، مستشرقین اور نام نہاد قانونی ماہرین ان کے ہمنواؤں نے مسلسل کام کیا ہے، یہاں تک مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کو ان کی شریعت اور عقیدے سے نکال کر اس طاغوت کی اطاعت پر مجبور کردیا ہے جس کو ''جمہوریت کا قانون'' کہتے ہیں۔

آج ہمارے دشمن یہود و ہنود اور نصاریٰ و مجوس کھل کر ہمارے سامنے آگئے ہیں اور وہ ہمیں محاصرے میں لے کر ہمارے تمام وسائل پر قابض ہونے اور ہماری اسلامی تشخص کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں ان مسائل کے بارے میں اپنی تمام تر توانائی کو صرف کرنا فرض عین ہے۔ کیونکہ یہ مسائل عالم اسلام کے مسلمانوں کیلئے چیلنج بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے

دُوسرا باب

میلاد شریف پر اعتراضات وجوابات میں

مخالفین کے اس پر حسب ذیل اعتراضات ہیں اور ان کے حسب ذیل جوابات ہیں۔

اعتراض (۱) محفل میلاد بدعت ہے کہ نہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی اور نہ صحابہ کرام و تابعین کے زمانہ میں۔ اور ہر بدعت حرام ہے۔ لہٰذا مولود حرام۔

جواب: میلاد شریف کو بدعت کہنا نادانی ہے۔ ہم پہلے باب میں بتا چکے کہ اصل میلاد سنت الٰہیہ، سنت انبیاء، سنت ملائکہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سنت صحابہ کرام، سنت سلف صالحین اور عام مسلمانوں کا معمول ہے۔ پھر بدعت کیسی؟ اور اگر بدعت ہو بھی۔ تو ہر بدعت حرام نہیں۔ ہم بدعت کی بحث میں عرض کر چکے ہیں کہ بدعت واجب بھی ہوتی ہے اور مستحب بھی جائز بھی ہوتی ہے اور مکروہ و حرام بھی۔ نیز پہلے باب میں تفسیر روح البیان کے حوالہ سے بتا چکے کہ یہ محفل بدعت حسنہ مستحبہ ہے۔ حضور علیہ السلام کا ذکر کیونکر حرام ہو سکتا ہے۔

اعتراض (۲) اس مجلس میں بہت سی حرام باتیں ہوتی ہیں مثلاً عورتوں مردوں کو خلط ملط۔ داڑھی منڈوں کا نعت خوانی کرنا۔ غلط روایات پڑھنا گویا کہ یہ مجلس حرام باتوں کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا حرام ہے۔

جواب: اولاً یہ حرام چیزیں ہر مجلس میلاد میں ہوتی نہیں۔ بلکہ اکثر نہیں ہوتیں۔ عورتیں پردوں میں علیحدہ بیٹھتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ۔ پڑھنے والے پابند شریعت ہوتے ہیں۔ روایات بھی صحیح بلکہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھنے والے سننے والے باوضو بیٹھتے ہیں۔ سب درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ اور رقت طاری ہوتی ہے بسا اوقات آنسو جاری ہوتے ہیں اور محبوب علیہ السلام کا ذکر پاک ہوتا ہے سے

لذت بادہ عشقش زمن مست مپرس ❊ ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

ع ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اور اگر کسی جگہ یہ باتیں ہوتی بھی ہوں۔ تو یہ باتیں حرام ہوں گی اصل میلاد شریف یعنی ذکر ولادت مصطفےٰ علیہ السلام کیوں حرام ہوگا۔ بحث عرس میں ہم عرض کریں گے کہ حرام چیز کے شامل ہو جانے سے کوئی سنت یا جائز کام حرام نہیں ہو جاتا۔ ورنہ سب سے پہلے دینی مدارس حرام ہونے چاہئیں کیونکہ

تقسیم اس طرح کی ہے:-
ہر نیا کام اپنی شرعی ماہیت کے لحاظ سے دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ اگر قرآن و سنت کی مخالفت میں ہو تو اس کو "بدعت سیئہ" کہتے ہیں اور اگر قرآن و سنت کی مخالفت میں نہ ہو بلکہ کسی دینی مصلحت پر مبنی ہو تو اسے "بدعت حسنہ" کہتے ہیں۔ گویا بنیادی طور پر بدعت کی دو اقسام ہوئیں۔ ۱۔ بدعت سیئہ اور ۲۔ بدعت حسنہ' ان میں سے ہر دو کو پھر اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے۔

بدعت حسنہ کی اقسام

بدعت حسنہ کی مزید تین اقسام ہیں:-

۱۔ بدعت واجبہ

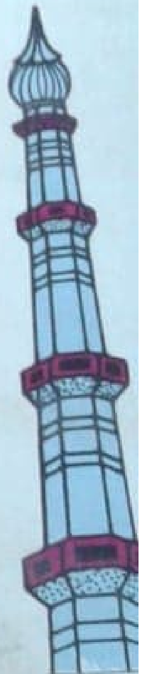
وہ کام جو اپنی ہیئت میں تو بدعت ہو لیکن اس کا وجود واجب کی طرح دین کی ضرورت بن جائے اور اسے ترک کرنے سے دین میں حرج واقع ہو۔ جیسے قرآنی آیات پر اعراب' دینی علوم کی تفہیم کے لئے صرف و نحو کی درس و تدریس' اصول تفسیر' اصول حدیث' فقہ و اصول فقہ اور دیگر علوم عقلیہ وغیرہ کی تعلیم کا اہتمام' دینی مدارس کا قیام' درس نظامی کے نصابات ان کی اصطلاحات سب بدعت واجبہ ہیں۔

۲۔ بدعت مستحبہ

جو کام اپنی ہیئت اور اصل میں نیا ہو لیکن شرعاً نہ ممنوع ہو اور نہ ہی واجب کی طرح ضروری بلکہ عام مسلمان اسے ثواب اور مستحسن امر سمجھ کر کریں تو اس کے نہ کرنے والا گنہگار بھی نہیں ہوتا لیکن کرنے والے کو ثواب ملتا ہے جیسے مسافر خانے' مدارس کی تعمیر اور ہر وہ اچھی بات جو پہلے نہیں تھی ان کا ایجاد کرنا جیسے نماز تراویح کی جماعت' تصوف و طریقت کے باریک مسائل کا بیان' محافل میلاد' محافل عرس وغیرہ جنہیں عام مسلمان ثواب کی خاطر منعقد کرتے ہیں اور ان میں نہ آنے والا گناہگار نہیں ہوتا۔

خدا کو یاد کر پیارے





شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مرتب

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

مکتبہ شمس و قمر

عبادت اور کارہائے خیر ... نہیں کی کہ نبی صلی اللہ علیہ ...
ساتھ اس ماہ میں زیادہ عبادت اس لیے نہیں کی ... کرتے تھے۔ بالخصوص ان امور میں جن کا تعلق آپ کے ساتھ ہو
کا ارادہ کرتے تھے اور اس پر رحمت اور شفقت
کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا اور فرمایا اے اللہ! ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے شکاری جانور کو قتل کرنے اور مدینہ کے درخت کو کاٹنے کی سزا نہیں مقرر فرمائی جیسا کہ مکہ میں ان چیزوں پر سزا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی فضیلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہو، آپ اس کے احکام میں امت پر شفقت کی خاطر تخفیف کر دیتے تھے۔[1]

علامہ ابن الحاج کے شبہات اور ان کے جوابات

علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ نے یہ جو کچھ لکھا تھا وہ حق اور صواب ہونے کے لحاظ سے شک اور شبہ سے بالاتر تھا۔ اس کے بعد انھوں نے محفل میلاد میں بعض لوگ جو خرابیاں کرتے ہیں ان کا ذکر کر کے رد کیا ہے، خصوصاً آلات موسیقی کا رد کرتے کرتے وہ راہِ اعتدال سے ہٹ گئے، لکھتے ہیں:

اگر محفل میلاد سماع سے خالی ہو اور اس میں صرف کھانا کھلانے پر اقتصار کیا جائے اور صرف میلاد کی نیت ہو اور اس میں مسلمان بھائیوں کو بلایا جائے اور ان تمام مفاسد سے خالی ہو جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے تب بھی یہ عمل نفس میلاد کی نیت سے بدعت ہے کیونکہ اس فعل میں دین پر زیادتی ہے اور سلف صالحین کا اس پر عمل نہیں رہا اور سلف کی اتباع صرف اولیٰ ہی نہیں واجب ہے، کیونکہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی سب سے زیادہ اتباع اور تعظیم کرنے والے تھے اور ان میں سے کسی سے یہ منقول نہیں ہے کہ انھوں نے میلاد کیا ہو۔[2]

میں کہتا ہوں کہ سلف صالحین میں کسی سے یہ بھی منقول نہیں ہے کہ انھوں نے ماہ ربیع الاوّل کی تعظیم کی ہو اور اس ماہ میں زیادہ عبادات اور کارہائے خیر کرنے کو واجب قرار دیا ہو اس لیے اس ماہ میں عبادات کی زیادتی اور کارہائے خیر کی کثرت بھی بدعت قرار پائی، حالانکہ علامہ ابن الحاج ص ۲۶۱ پر اس کو واجب قرار دے چکے ہیں اور

---

[1] علامہ ابوعبد اللہ محمد بن محمد المشہور بابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ المدخل ج ۱ ص ۲۶۲ - ۲۶۱، مطبوعہ قاہرہ مصر۔
[2] المدخل ج ۱ ص ۲۶۸

فرماتے رہے۔(اس کا ذکر تفصیلاً گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے)

ان چند واقعات کے بیان کا مقصود یہ ہے کہ یہ سب (جائز) کام جو جشن میلاد النبی ﷺ پر کئے جاتے ہیں متفرق طور پر اسی طرح عہد رسالت میں کئے جاتے تھے جس طرح اب ہیں یا یوں کہا جائے تو مناسب ہوگا کہ جس طرح قرآن پہلے متفرق طور پر موجود تھا اور موجودہ صورت میں نہیں تھا عید میلاد النبی پر کئے جانے والے سب (جائز) امور الگ الگ صورت میں کئے جاتے تھے۔

لٰہذا اب بھی یہ جلسے، جلوس، محفل نعت خوانی اور تقاریب از روئے شرع جائز اور مباح ہیں لیکن وہ سب امور جو آج کل ان مواقع پر کئے جاتے ہیں کیا سب جائز ہیں؟

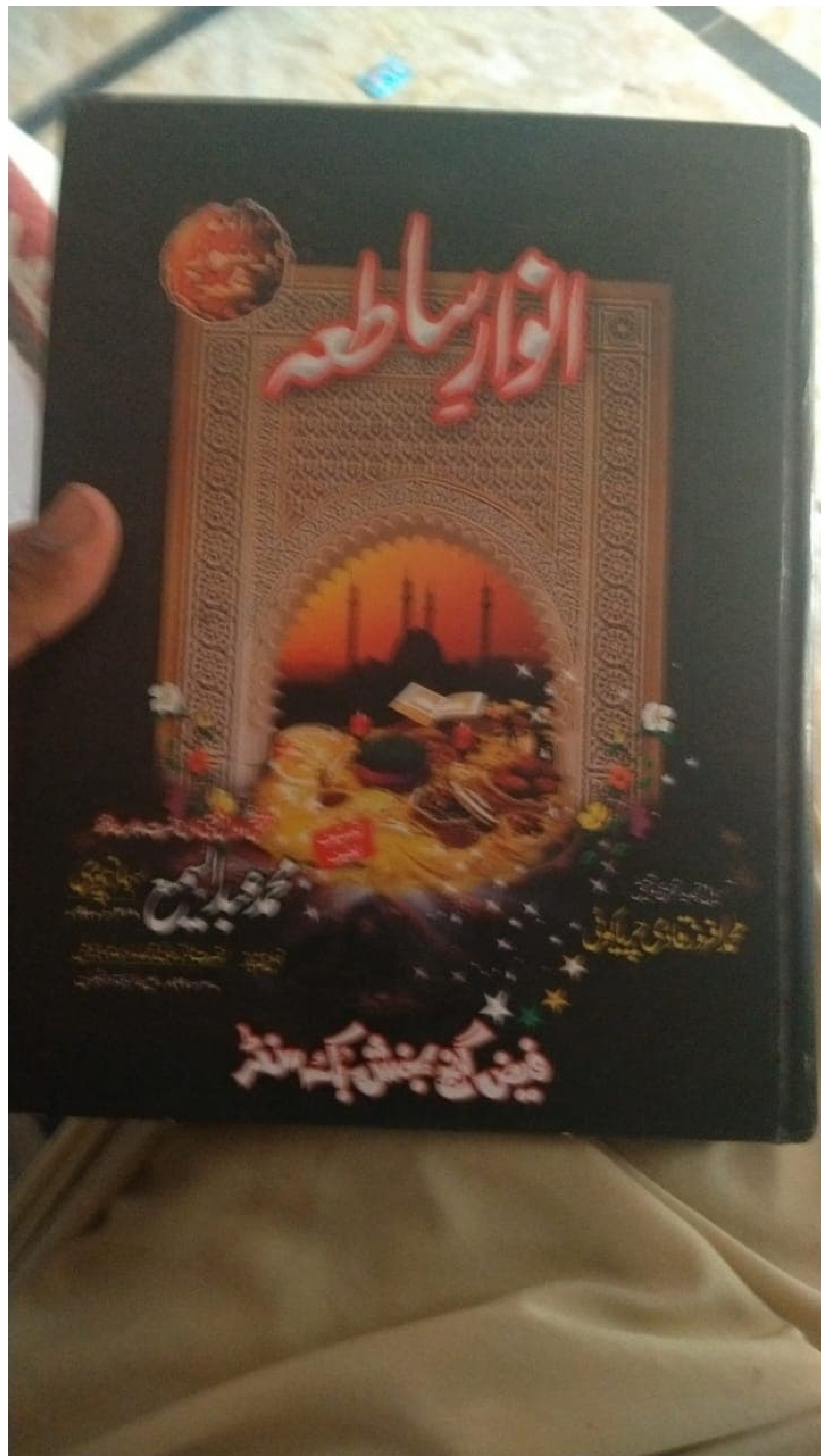
فرمائی کہ جب آپ مدینہ پہنچے اور یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا تو اس کے بارے میں آپ نے استفسار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ یہودی اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو نجات بخشی اور ان کے دشمن کو غرق فرمایا تو اس نعمت پر شکر ادا کرنے کیلئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم تو موسیٰ علیہ السلام کے ان سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۵) میلاد کی محفل عہد رسالت میں نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے یہ بدعت تو ہے۔ لیکن بدعت حسنہ ہے۔ کیونکہ دلائل شرعیہ اور قواعد کلیہ کے تحت یہ داخل ہے اس لئے یہ صرف اپنی ہیئت اجتماعی کے اعتبار سے بدعت ہے۔ اپنے افراد کے اعتبار سے نہیں کیونکہ اس کے افراد عہد نبوی میں بھی پائے جاتے ہیں جیسا کہ انشاء اللہ ہم جلد ہی بیان کریں گے۔

۶) میلاد شریف صلوٰۃ وسلام کا سبب ہے۔ یہ دونوں امر مطلوب ہیں لقولہ تبارک وتعالیٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

جو چیز مطلوب شرعی کا باعث ہو وہ خود مطلوب شرعی ہے اور آپ پر درود بھیجنے کے اتنے فوائد و فیضانات ہیں جن کے مظاہر انوار اور جن کے آثار کا شمار کرانے سے قلم عاجز ہو کر محراب بیان میں سجدہ ریز ہے۔

۷) میلاد شریف کی محفلیں آپ کی ولادت شریفہ، معجزات جلیلہ اور سیرت طیبہ کے حالات و تذکرے، نیز آپ کے فضائل و شمائل سے روشناس کرانے پر مشتمل اور ان کا سبب و ذریعہ ہوا کرتی ہیں تو کیا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ ہم حضور کو


انوارِ ساطعہ
فیض گنج بخش بک سنٹر

بیان فرمائے جس سے معلوم ہوا کہ میلاد پڑھنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ جلد دوم باب فضائل سید المرسلین فصل ثانی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاید حضور علیہ السلام تک یہ خبر پہنچی تھی کہ بعض لوگ ہمارے نسب پاک پر طعن کرتے ہیں۔ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا پس منبر پر قیام فرما کر پوچھا بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ ہیں فرمایا میں محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہتر مخلوق میں سے کیا۔ پھر ان کے دو حصے کیے عرب و عجم، ہم کو ان میں سے بہتر یعنی عرب میں سے کیا۔ پھر عرب کے چند قبیلے فرمائے ہم کو ان کے بہتر یعنی قریش میں سے کیا۔ پھر قریش کے چند خاندان بنائے ہم کو ان میں سے سب سے بہتر خاندان یعنی بنی ہاشم میں سے کیا۔ اسی مشکوٰۃ اسی فصل میں ہے کہ ہم خاتم النبیین ہیں اور ہم حضرت ابراہیم کی دعا حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کا دیدار ہیں جو انہوں نے ہماری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور چمکا جس سے شام کی عمارتیں ان کو نظر آئیں اس مجمع میں حضور علیہ السلام نے اپنا نسب نامہ اپنی نعت شریف، اپنی ولادت پاک کا واقعہ بیان فرمایا یہ ہی میلاد شریف میں ہوتا ہے۔ ایسی صدہا احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔

(۶) صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور علیہ السلام کی نعت شریف سناؤ معلوم ہوا کہ میلاد سنت صحابہ بھی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل اول میں ہے کہ حضرت عطا ابن یسار فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور علیہ السلام کی وہ نعت سناؤ جو کہ توریت شریف میں ہے۔ انہوں نے پڑھ کر سنائی۔ اسی طرح حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کی نعت پاک توریت میں یوں پاتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ کج خلق، نہ سخت طبیعت، ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں اور ان کی ہجرت طیبہ میں۔ ان کا ملک شام میں ہوگا۔ اُن کی اُمت خدا کی بہت حمد کرے گی کہ رنج و خوشی ہر حال میں خدا کی حمد کرے گی (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

(۷) یہ تو مقبول بندوں کا ذکر تھا۔ کفار نے بھی ولادت پاک کی خوشی منائی۔ تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہی کر لیا۔ چنانچہ بخاری جلد دوم کتاب النکاح باب وَأُمَّهَاتُكُمُ الّٰتِیْٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَمَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ میں ہے

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔(پارہ ۱۸ فرقان:۱)
بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔(پارہ ۱ بقرہ:۱۱۹)

رسول کو بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے

بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی۔(پارہ ۱۴ حجرات:۳۳)
تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی' چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے اور اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا۔(پارہ ۱۸ مومنون:۲۴)
اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو۔(پارہ ۱۸ مومنون:۳۴)
بولے اتم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمن نے کچھ نہیں اتارا تم بڑے جھوٹے ہو۔(پارہ ۲۲ یٰسین:۱۵)
یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے! کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے۔(پارہ ۲۸ تغابن:۶)

گستاخی رسول کفر ہے

اے ایمان والو! "راعنا" نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(پارہ ۱ بقرہ:۱۰۴)
اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو' جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔(پارہ ۲۶ حجرات:۲)
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے' اس لیے کہ وہ مجرم تھے۔(پارہ ۱۰ توبہ:۶۶)
اور جو رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(پارہ ۱۰ توبہ:۶۱)
بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو' ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں' اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔(پارہ ۲۲ احزاب:۵۷)
فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندہ گیا۔(پارہ ۲۳ ص:۷۷)

میلاد سنت الٰہی ہے

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔(پارہ ۶ مائدہ:۱۵)
بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(پارہ ۴ آل عمران:۱۶۴)
وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں' پھر انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔(پارہ ۲۸ جمعہ:۲)

کسی کو سلطنت ملے تو ہر سال اس تاریخ پر جشن جلوس مناتا ہے تو جس تاریخ کو دنیا میں سب سے بڑی نعمت آئی اس پر خوشی منانا کیوں منع ہوگا؟ خود قرآن کریم نے حضور علیہ السلام کا میلاد جگہ جگہ ارشاد فرمایا فرماتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الآیۃ اے مسلمانوں تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لائے اس میں تو ولادت کا ذکر ہوا پھر فرمایا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حضور علیہ السلام کا نسب نامہ بیان ہوا کہ وہ تم میں سے یا تمہاری بہترین جماعت میں سے ہیں۔ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ سے آخر تک حضور علیہ السلام کی نعت بیان ہوئی آج میلاد شریف میں یہ ہی تین باتیں بیان ہوتی ہیں۔

(۲) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا۔ | اللہ نے مسلمانوں پر بڑا ہی احسان کیا کہ ان میں اپنے رسول علیہ السلام کو بھیجدیا۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ۔ | رب العالمین وہ قدرت والا ہے جس نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

غرضکہ بہت سی آیات ہیں جن میں حضور علیہ السلام کی ولادت پاک کا ذکر فرمایا گیا۔ معلوم ہوا کہ میلاد کا ذکر سنت الٰہیہ ہے۔ اب اگر جماعت کی نماز میں امام یہ ہی آیات ولادت پڑھے تو عین نماز میں میرے آقا کا میلاد ہوتا ہے۔ دیکھو امام صاحب کے پیچھے مجمع بھی ہے اور قیام بھی ہو رہا ہے۔ پھر ولادت پاک کا ذکر بھی ہے بلکہ خود کلمہ طیبہ میں میلاد شریف ہے کیونکہ اس میں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ رسول کے معنے ہیں بھیجے ہوئے اور بھیجنے کے لیے آنا ضروری ہے حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر ہو گیا۔ اصل میلاد پایا گیا قرآن کریم نے تو انبیاء علیہم السلام کا بھی میلاد بیان فرمایا ہے۔ سورہ مریم میں حضرت مریم کا حاملہ ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پاک کا ذکر۔ حتیٰ کہ حضرت مریم کا درد زہ۔ اس تکلیف میں جو کلمات فرمائے کہ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا پھر ان کی ملائکہ کی طرف سے تسلی پانا۔ پھر یہ کہ حضرت مریم نے اسوقت کیا غذا کھائی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قوم سے کلام فرمانا غرضکہ سب ہی بیان فرمایا۔ یہ ہی میلاد خواں بھی پڑھتا ہے کہ حضرت آمنہ خاتون نے ولادت پاک کے وقت فلاں فلاں معجزات دیکھے۔ پھر یہ فرمایا پھر اس طرح حوران بہشتی آپ کی امداد کو آئیں۔ پھر کعبہ معظمہ نے آمنہ خاتون کے گھر کو سجدہ کیا۔ وغیرہ وغیرہ وہ ہی قرآنی سنت ہے اسی طرح قرآن نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیدائش، اُن کی شیرخوارگی، اُن کی پرورش ان کا چلنا پھرنا، مدین میں جانا، حضرت شعیب کی خدمت میں جانا، وہاں رہنا اور اُن کی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

تحفظِ عقائدِ اہلِ سُنّت

مع

ایمانی آیات

بجواب

شیطانی خرافات

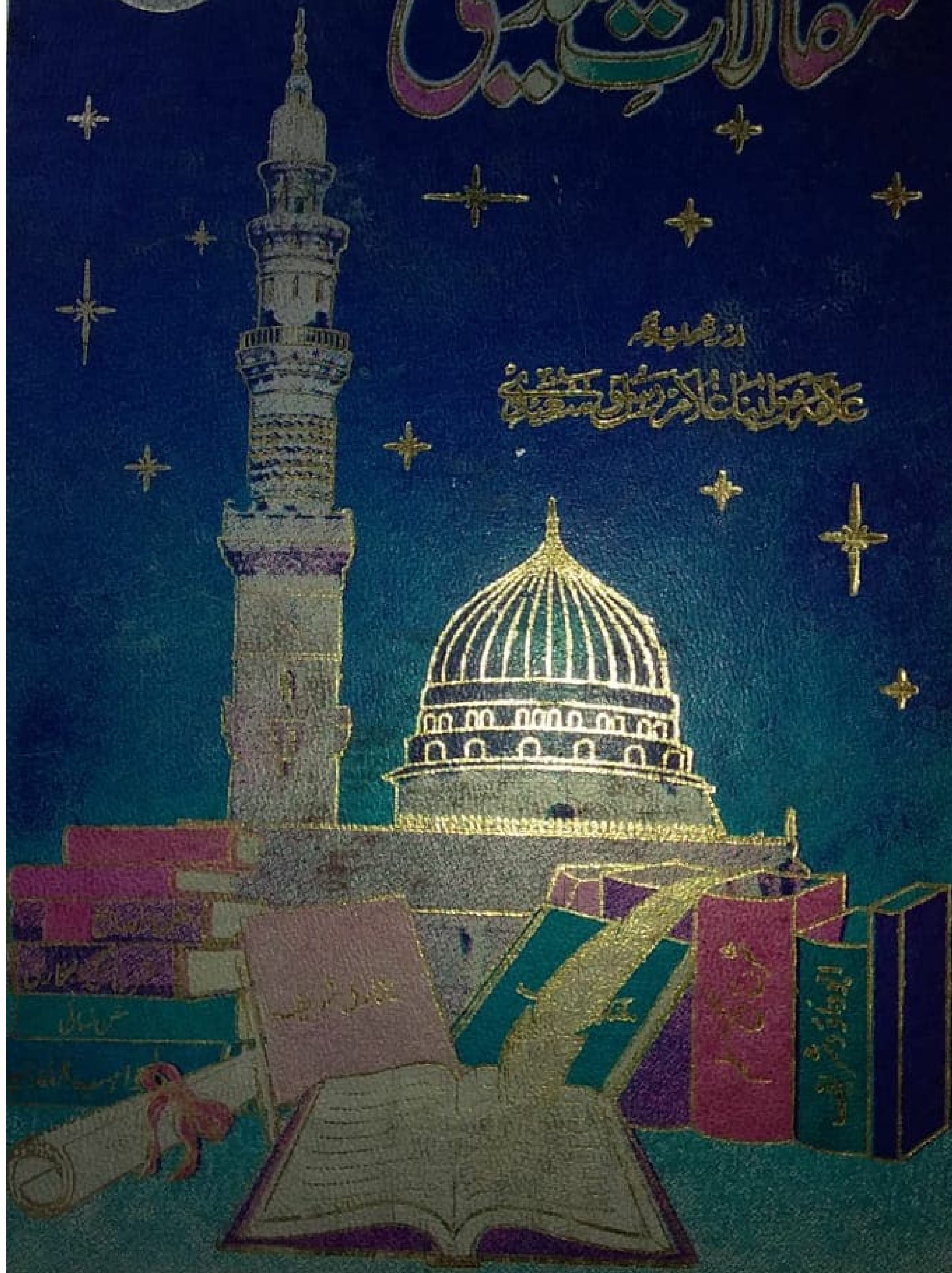
مُرتّب

مولانا علامہ محمد ظہیر الدین قادری مدظلہ العالی

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

مقالاتِ سعیدی



علامہ مولانا غلام رسول سعیدی

فرید بک سٹال

اور اللہ نے فرمایا: وَ ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ۔ اور انھیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاتے رہو۔ تو سرکار دو عالم نورِ مجسم ﷺ کے یومِ ولادت سے بڑھ کر اور کون سا دن بڑا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ اہل ایمان کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ربانی اور فضل الٰہی کا سرچشمہ ہیں اور قرآن وحدیث اس پر گواہ ہیں جیسا کہ ماوردی نے رب تعالیٰ کے اس قول: وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ فضل اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر اظہار مسرت امت پر واجب فرما دیا تو ہمیں چاہیے کہ ہم سرکار کے مولود مبارک کو عید بنالیں، اگرچہ مخالف کتنی مخالفت کرتا رہے، اور امت کے بڑے بڑے ائمہ کا یہی موقف رہا ہے اللہ انھیں رحمت ورضوان سے نوازے، پھر کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے جو قرآن پڑھتے ہیں مگر ان کے گلے سے اوپر نہیں چڑھتا، حدیث پڑھتے ہیں مگر اس سے نفع اندوز نہیں ہو پاتے، ان لوگوں نے ایسے قاعدے گڑھ لیے ہیں جن سے ان کے سب خادم ومخدوم گمراہ ہو گئے اور ایسے دستور وضع کر لیے جس سے ان کے دین میں بگاڑ پیدا ہو گیا حالانکہ وہ بظاہر پیروانِ دین سے گنے جاتے ہیں۔ ان کی اصل نکاسی نجد سے ہوئی جیسا کہ غیب داں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش آگاہی فرما دی تھی کہ یہاں سے زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے تو وہ لوگ نجد سے موج در موج نکلے، ظلم وتعدی کا بازار گرم کیا، لوٹ مار عام کر دی، اور حرمین شریفین پر چڑھائی کر دی، خونِ ناحق کی ندیاں بہائیں، مالوں پر قبضے جمائے، اور مسلمانوں کو ہلاکت کے گھاٹ اتارا، قابل عظمت چیزوں کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیے، اپنے زعم میں وہ مسلمانوں کو نابود کر چکے مگر ہلاکت ان کے قریب بھی نہ آئی، دراصل یہ لوگ خود ہی لقمہ ہلاکت بن گئے، اور قیامت کو اپنا کیا پائیں گے۔

ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ اس ذکر کو گل کر دیں جسے اللہ بلند فرمانا چاہتا ہے، فرمایا حق تعالیٰ نے: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ اور ناقدری کریں ان کی جن کی قدر ومنزلت اللہ نے بڑھائی ہے: وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ۔ اور بجھا دیں ان کا نور جن کو فرمایا: وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ اور زندہ مردہ مسلمانوں کو ایذا پہنچائیں تو ان لوگوں نے یہ لڑائی دراصل اللہ عزوجل سے باندھی، انبیا کی بے ادبی، اولیا کی ناقدری، اسلام کی تراش خراش اور دامن الحاد میں بود و باش! گویا دین ہی اور ہو گیا، پھر مجلس میلاد کا انکار، اور ایصال ثواب سے بیزاری چہ معنی دارد؟ اللہ ان کی تہمتوں کا انھیں خمیازہ چکھائے۔ عنقریب یہ عقل کے دشمن جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ گرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاکت کی وادی میں اتار دیا اور نجد میں کہرام مچ گیا، تب بقیہ ماندہ دور دراز شہروں میں پھیل گئے، ان کی کھوپڑی میں یہ بات نہ آئی کہ ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے اور برگزیدہ بندے رہے ہیں جو ایمان ویقین کی کشت کو شاداب رکھتے اور دین متین کی حفاظت میں سرگرداں رہتے ہیں تو اللہ کا شکر واحسان کہ ان کے واسطے بھی اللہ نے جھٹ ایسی فوجیں تیار کر دیں جنھوں نے اللہ کی طرف سے تائید یافتہ شمشیر براں

حدیث شریف میں ہے کہ اونٹوں کی زکوۃ نہ دینے والے کی گردن پر اونٹ سوار ہوگا اور کوئی اس کی امداد کرنے والا نہیں ہوگا۔ میدان محشر میں ایک ہی ہستی کی طرف نگاہیں اٹھیں گی۔ وہ کہے گا یارسول اللہ اغثنی! یارسول اللہ میری امداد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے:۔

لا اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا فَقَدْ بَلَّغْتُکَ۔

ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے ۔ہم تمہیں اللہ کے احکام پہنچا چکے ہیں۔

غالباً اسی حدیث شریف کو سامنے رکھتے ہوئے ایک شاعر نے کہا ہے:

اس دن ویکھاں گا میں تیری آکڑ تے مغروری
جس دن کہیا نبی سرور نے ایہہ نئیں امت میری

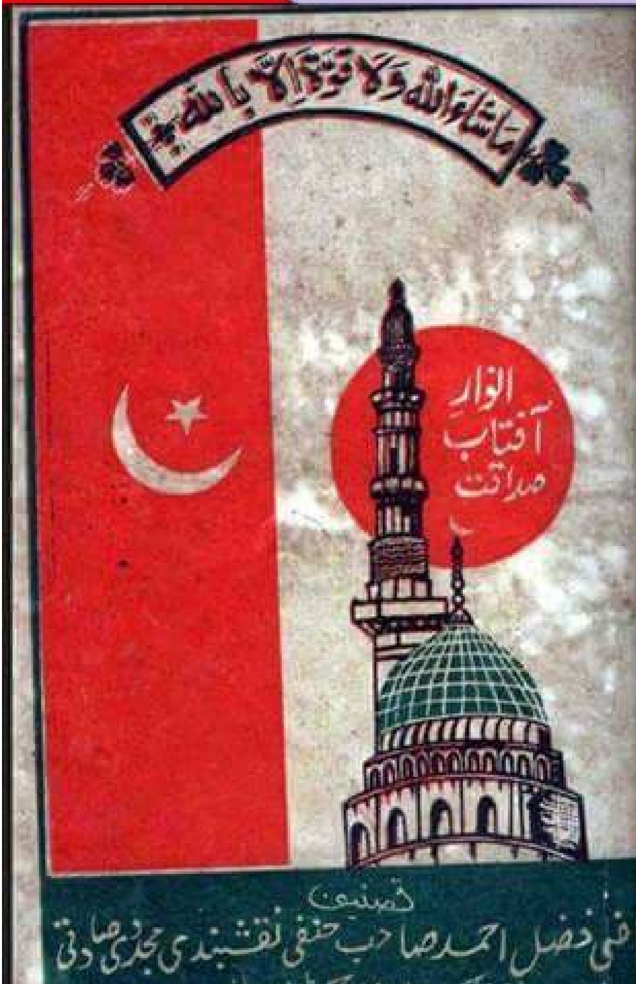
اسی طرح یہ شعر بھی مزے لے لے کر پڑھا جاتا ہے اور اس کا مطلب نہیں سمجھا جاتا:

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

بے شک محفل میلاد منانا باعث خیر و برکت اور سعادت ہے لیکن یہ حقیقت ذہن میں رکھنی چاہیے کہ محفل میلاد شریف منعقد کرنا مستحب اور مستحسن ہے اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ سب سے پہلے فرض ہے، اس کے بعد واجب، اس کے بعد سنت اور سنت کے بعد مستحب کی باری آتی ہے۔ اب جو شخص فرض و واجب اور سنتیں ادا نہیں کرتا اور وہ صرف میلاد شریف منانے پر اکتفا کرتا ہے۔ وہ میلاد شریف کی مکمل برکتوں سے کیسے فیضیاب ہو سکتا ہے؟

دینِ رضاخانیت میں عید میلاد منانا فرض ہے

WWW.FACEBOOK.COM/NooreSunnat1



آپ نے اکثر لبھی رضاخانیوں کہ منہ سے یہ سنا ہو گا کہ عید میلاد کو ہم فرض واجب نہیں بلکہ مستحب سمجھتے ہیں جبکہ رضاخانیت کا جید اکابر فضل احمد چشتی لکھتا ہے کہ پہلے زمانے میں یہ عمل مستحب اور مسنون تھا لیکن اب اس زمانہ میں یہ ضروری اور فرضِ کفایہ ہے (انوار آفتاب صداقت ص353)

نوٹ: اس کتاب پر بانی رضاخانیت احمد رضا کی تقریظ موجود ہے

ان عبارات خادمے علماء سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے زمانہ میں مولود شریف کا کرنا صرف مستحسن یا مستحب اور مسنون تھا۔ لیکن اب اس زمانہ میں اس کو ضروری تصور کرکے فرض کفایہ تحریر فرمایا ہے اور یہ بھی تاکید کر دی ہے کہ منکروں کی کوئی بات نہ سننی چاہئے۔

فصل دہم اجماع امت سے مولود شریف کا ثبوت

دوسرے علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔لہٰذا مولانا اسحٰق صاحب (جو تیرہویں صدی میں تھے) کی تحریر تک بھی منع پر اتفاق نہ ہوا تھا۔اس بنیاد پر ممانعت پر اتفاق کا دعویٰ باطل رہا۔

ثانی

یہ کہ سیرت شامی کا حوالہ دے کر ظاہر کر دیا کہ علماء کے اس اختلاف میں مذہب صحیح یہ ہے کہ عمل مولد شریف مستحب ہے کیونکہ شامی نے مولد شریف کو جائز رکھنے والے علماء کے اقوال کثرت سے نقل کر کے اس کا جواز و استحباب ثابت کیا ہے اور منکرین کے اقوال کو مرجوح، مغلوب اور غیر معتمد رکھا ہے۔اور آپ نے شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا وہی قول نقل کیا جو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں:

فیستحب لنا إظهار الشكر لمولده .الخ.

نیز مولد کو بہتر سمجھنے کے سلسلے میں شامی نے امام القراء ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی نقل کیا ہے اور یہ دونوں محدث بواسطہ شاہ ولی اللہ صاحب مولانا اسحٰق صاحب کے مشائخ حدیث میں ہیں، لہٰذا مولانا اسحٰق صاحب کا شامی کی عبارت کا حوالہ دینا گویا یہ تصریحاً بیان فرمانا ہے کہ ہمارے مشائخ اور اساتذہ کے نزدیک یہ محفل مبارک اور مستحسن ہے۔

ثالث

یہ کہ جو عمل قرون ثلاثہ میں نہ پایا گیا ہو لیکن اس کی اصل شرع میں موجود ہو تو وہ عمل باتفاق فریقین صحیح و درست ہوتا ہے۔لہٰذا مولانا اسحٰق صاحب نے اس عمل کی اصل بیان فرما دی

در مولد ذکر ولادت خیر البشر است و آں موجب فرحت و سرور ست و در شرع اجتماع برائے فرحت و سرور کہ خالی از منکرات و بدعات باشد آمدہ۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ولادت خیر البشر کی بات ہوتی ہے اور یہ مسرت و خوشی کا باعث ہے، اور منکرات و بدعات سے خالی فرحت و نشاط میں جمع ہونا از روئے شرع درست ہے۔

اس عبارت سے صاف واضح ہو گیا کہ میلاد شریف میں اسباب سرور کے ساتھ یہ اجتماع از روئے شرع جائز ہے بشرطیکہ منہیات شرعیہ سے خالی ہو اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔

مولانا اسحٰق صاحب محفل میلاد شریف میں برابر شریک ہوتے تھے۔چنانچہ مولوی نور الحسن صاحب کے "مجموعہ رسائل عشرہ" مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کے صفحہ 40 کی پندرہویں سطر میں یہ مضمون موجود ہے اور راقم نے بذات خود مولانا اسحٰق صاحب مرحوم کے شاگرد رشید جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب صوفی صافی فقیہ و محدث کافی (ساکن گنج مراد آباد) ملک اودھ سے بذریعہ خط دریافت کیا تو آپ نے ڈاک ہی سے یہ جواب تحریر فرمایا

ما ہمراہ حضرت مولانا محمد اسحٰق رفتہ ایم در میلاد آنحضرت۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف کے لیے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کے ساتھ ہم جایا کرتے۔

اس کے علاوہ مشہور زمن ماہر فن جناب مولانا فیض الحسن صاحب مرحوم سہارن پوری "شفاء الصدور" مطبوعہ لاہور مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۵ء (۱۳۰۳ھ) کے صفحہ 10 میں تحریر فرماتے ہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے علاوہ علامہ جلال الدین سیوطی[1]، علامہ حلبی[2]، علامہ حسین بن محمد دیار بکری[3]، علامہ زرقانی[4]، علامہ محمد بن یوسف شامی[5] اور علامہ ابن عابدین شامی[6] نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں ابولہب کی تخفیف عذاب کی روایت سے ایام مولد میں خوشی منانے اور صدقہ و خیرات کرنے پر استدلال کیا ہے اور ابن جزری کی مسطورہ عبارت کو نقل کیا ہے۔ یہاں تک ہم نے اختصار کے ساتھ میلاد شریف کے جواز اور استحسان کے دلائل پیش کیے ہیں۔ اب ہم اس مسئلہ پر بعض علماء راسخین کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

علامہ سیوطی کے دلائل

علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ علامہ ابن حجر مکی سے میلاد شریف منانے کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے لکھا: میلاد کا عمل اپنی اصل کے اعتبار سے بدعت ہے اور قرون ثلاثہ میں کسی سے یہ عمل منقول نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ محاسن پر مشتمل ہے اور اس میں قبیح کام بھی کیے جاتے ہیں پس جس شخص نے اس کے محاسن کو اختیار کیا اور بُرے کاموں سے بچا تو یہ بدعت حسنہ ہے۔ اور مجھ پر ایسی حجت ظاہر ہوئی جس سے اس کی اصل ثابت ہوتی ہے کیونکہ بخاری اور مسلم میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو یہود کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تھا اور حضرت موسیٰ کو نجات دی تھی تو اس لیے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس معین دن میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت عطا کی ہو یا کوئی بلا ٹالی ہو وہ خاص دن جب بھی آئے اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور شکر متعدد عبادات مثلاً نماز، روزہ، صدقہ اور تلاوت قرآن سے ادا ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور آپ کے ظہور سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے اس لیے جب بھی آپ کی ولادت کا دن آئے تو اس میں انواع واقسام کی عبادات سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اس کی اصل یہ حدیث ہے۔

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ اس دن تلاوت قرآن، صدقہ و خیرات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کا بیان کرنا چاہیے اور نعت خوانی اور سماع میں جو چیزیں مباح ہیں وہ اس خوشی کے دن کرنی چاہییں تاکہ مسرت اور سرور ظاہر ہو اور جو چیزیں حرام، مکروہ یا خلاف اولیٰ ہیں ان سے باز رہنا چاہیے۔

علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ مجھ پر ایک اور دلیل ظاہر ہوئی وہ یہ ہے کہ سنن بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

1. علامہ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ، حسن المقصد فی عمل المولد (الحاوی للفتاوی) ج ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
2. علامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی متوفی ۱۰۴۴ھ، انسان العیون ج ۱ ص ۱۳۷، مطبوعہ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر۔
3. علامہ حسین بن محمد دیار بکری شافعی تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۲۲، مطبوعہ موسستہ شعبان بیروت، ۱۲۸۳ھ
4. علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی، شرح المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت طبع ثانی ۱۳۹۳ھ
5. علامہ محمد بن یوسف شامی شافعی متوفی ۹۴۲ھ، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ج ۱ ص ۳۶۳ مطبوعہ المجلس الاعلیٰ قاہرہ ۱۳۹۲ھ
6. علامہ ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ، شرح المولد

حضور کا سایہ نہ ہونا، حضور کو شرعی اور تکوینی امور کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوض کیا جانا، حضور کو "ماکان وما یکون" کا عالم جاننا، حوائج اور مشکلات میں حضور سے استمداد اور یارسول اللہ کے کہنے کو جائز سمجھنا، حضور سے دنیا اور آخرت میں شفاعت کو جائز سمجھنا۔ حضرت ابوبکر کی تمام صحابہ پر افضلیت اور خلفاء راشدین کی خلافت علی الترتیب کو حق اور فضیلت کا معیار سمجھنا۔ خلیفہ کے تقرر کو حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق جائز سمجھنا۔

موزوں پر مسح کرنا، تمام صحابہ، ازواج مطہرات، آل رسول ﷺ، سادات کرام اور اولیاء اللہ کا تعظیم سے ذکر کرنا۔ اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کرنا، ان کے توسل سے دعا مانگنا، ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، مثلاً سوئم، چہلم، عرس وغیرہ بطور استحباب کرنا۔ حضور کا ذکر بعنوان میلاد شریف بطور استحسان کرنا، پنج وقتہ نمازوں اور جمعہ کے بعد استحباباً صلوٰۃ وسلام پڑھنا وغیرھا من الاعمال الفرعیۃ۔

ائمہ اربعہ کا اختلاف

امام ابوحنیفہ متوفی ۱۵۰ھ، امام مالک متوفی ۱۷۹ھ، امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ، امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ، یہ تمام ائمہ کرام مسلک اہل سنت و جماعت کے حامل تھے۔ سوادِ اعظم کی اکثریت انہیں کے ساتھ تھی۔ مذکورۃ الصدر اصول اور فروع میں یہ تمام ائمہ متفق تھے۔ بعض فقہی جزئیات میں ان ائمہ کرام کا اختلاف تھا، یہ اختلاف بالکل نیک نیتی کے ساتھ تھا۔ یہ وہی اختلاف ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے: "اختلاف امتی رحمۃ" "میری امت کا اختلاف رحمت ہے"۔

اس اختلاف کا ایک عام سبب یہ تھا کہ ہر امام کا ایک الگ اصول تھا، مثلاً ایک مسئلہ میں اگر متعدد، مختلف اور متعارض احادیث وارد ہوں تو اس صورت میں امام شافعی قوت سند کے اعتبار سے فیصلہ کرتے ہیں۔ امام مالک اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جس پر اہل مدینہ کا تعامل ہو، امام احمد بن حنبل ایسی صورت میں متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ ایسی صورت میں تمام متعارض احادیث کو سامنے رکھ کر منشاء رسالت تلاش کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ایسی صورت اختیار کرتے ہیں جس میں تمام متعارض احادیث جمع ہو جائیں اور ہر حدیث کا الگ الگ محل متعین ہو جائے۔

دُوسرا باب

میلاد شریف پر اعتراضات و جوابات میں

مخالفین کے اس پر حسب ذیل اعتراضات ہیں اور ان کے حسب ذیل جوابات ہیں۔

اعتراض (۱) محفل میلاد بدعت ہے کہ نہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی اور نہ صحابہ کرام و تابعین کے زمانہ میں۔ اور ہر بدعت حرام ہے۔ لہٰذا مولود حرام۔

جواب:۔ میلاد شریف کو بدعت کہنا نادانی ہے۔ ہم پہلے باب میں بتا چکے کہ اصل میلاد سنت الٰہیہ، سنت انبیاء، سنت ملائکہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سنت صحابہ کرام، سنت سلف صالحین اور عام مسلمانوں کا معمول ہے۔ پھر بدعت کیسی؟ اور اگر بدعت ہو بھی۔ تو ہر بدعت حرام نہیں۔ ہم بدعت کی بحث میں عرض کر چکے ہیں کہ بدعت واجب بھی ہوتی ہے اور مستحب بھی جائز بھی ہوتی ہے اور مکروہ و حرام بھی۔ نیز پہلے باب میں تفسیر روح البیان کے حوالہ سے بتا چکے کہ یہ محفل بدعت حسنہ مستحبہ ہے۔ حضور علیہ السلام کا ذکر کیونکر حرام ہو سکتا ہے۔

اعتراض (۲) اس مجلس میں بہت سی حرام باتیں ہوتی ہیں مثلاً عورتوں مردوں کو خلط ملط۔ داڑھی منڈوں کا نعت خوانی کرنا۔ غلط روایات پڑھنا گویا کہ یہ مجلس حرام باتوں کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا حرام ہے۔

جواب:۔ اولاً یہ حرام چیزیں ہر مجلس میلاد میں ہوتی نہیں۔ بلکہ اکثر نہیں ہوتیں۔ عورتیں مردوں میں علیحدہ بیٹھتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ۔ پڑھنے والے پابند شریعت ہوتے ہیں۔ روایات بھی صحیح بلکہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھنے والے سننے والے باوضو بیٹھتے ہیں۔ سب درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ اور رقت طاری ہوتی ہے بسا اوقات آنسو جاری ہوتے ہیں اور محبوب علیہ السلام کا ذکر پاک ہوتا ہے

لذت بادہ عشقش زمن مست مپرس ٭ ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

ع ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اور اگر کسی جگہ یہ باتیں ہوتی بھی ہوں۔ تو یہ باتیں حرام ہوں گی اصل میلاد شریف یعنی ذکر ولادت مصطفےٰ علیہ السلام کیوں حرام ہوگا۔ بحث عرس میں ہم عرض کریں گے کہ حرام چیز کے شامل ہو جانے سے کوئی سنت یا جائز کام حرام نہیں ہو جاتا۔ ورنہ سب سے پہلے دینی مدرسے حرام ہونے چاہئیں کیونکہ

بکریاں چرانا، ان کا نکاح، ان کی نبوت ملنا، سب کچھ بیان فرمایا۔ یہ ہی باتیں میلاد پاک میں ہوتی ہیں۔

مدارج النبوۃ وغیرہ نے فرمایا کہ سارے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبریں دیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا فرمان تو قرآن نے بھی نقل فرمایا۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔ | میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔

سبحان اللہ بچوں کے نام پیدائش کے ساتویں روز ماں باپ رکھتے ہیں۔ مگر ولادت پاک سے ۵۷۰ سال پہلے مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کا نام احمد ہے۔ ہوگا نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ان کا نام پاک رب تعالٰی نے رکھا۔ کب رکھا؟ یہ تو رکھنے والا جانے۔

یہ بھی میلاد شریف ہے۔ صرف اتنا فرق ہوا کہ ان حضرات نے اپنی قوم کے مجمعوں میں فرمایا کہ وہ تشریف لائیں گے۔ ہم اپنے مجمعوں میں کہتے ہیں کہ وہ تشریف لے آئے۔ فرق ماضی و مستقبل کا ہے بات ایک ہی ہے۔ ثابت ہوا کہ میلاد سنتِ انبیاء بھی ہے۔

رب تعالٰی فرماتا ہے۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا یعنی اللہ کے فضل و رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ معلوم ہوا کہ فضل الٰہی پر خوشی منانا حکم الٰہی ہے اور حضور علیہ السلام رب کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی۔ لہٰذا ان کی ولادت پر خوشی منانا اسی آیت پر عمل ہے اور چونکہ یہاں خوشی مطلق ہے۔ ہر جائز خوشی اس میں داخل۔ لہٰذا محفل میلاد کرنا وہاں کی زیب و زینت سج دھج وغیرہ سب باعثِ ثواب ہیں۔

(۴) مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ وغیرہ میں ذکر ولادت میں ہے کہ شب ولادت میں ملائکہ نے آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ ہاں ازلی راندہ ہوا شیطان رنج و غم میں بھاگا بھاگا پھرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میلاد سنتِ ملائکہ بھی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بوقت پیدائش کھڑا ہونا ملائکہ کا کام ہے۔ اور بھاگا بھاگا پھرنا شیطان کا فعل۔ اب لوگوں کو اختیار ہے کہ چاہے تو میلاد پاک کے ذکر کے وقت ملائکہ کے کام پر عمل کریں یا شیطان کے۔

(۵) خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع صحابہ کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر اپنی ولادت پاک اور اپنے اوصاف

جشنِ میلادُ النبی ﷺ

کی

شرعی حیثیت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

قومی آزادی کے دن شکر بجالانے پر۔۔۔نص قرآنی سے استدلال

قرآن حکیم نے اس آیت مبارکہ میں قومی آزادی کو ایک نعمت قرار دیا اور بنی اسرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فرعون سے حاصل ہونے والی اس آزادی پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

قومی آزادی بلاشبہ ایک نعمت خداوندی ہے اور اس کے حصول پر شکر بجالانا بھی اسی آیت کی نص سے ثابت ہو رہا ہے۔

جس طرح ہمارا ملک پاکستان برطانوی استعمار کے تسلط سے آزاد ہوا اور ایک نئی اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ جب ہم ۱۴ اگست یا ۲۳ مارچ کو قومی آزادی کے حصول کی نعمت کی خوشی مناتے ہیں تو یہ بھی دراصل قرآن حکیم کی اسی آیت کے حکم کے تحت منائی جاتی ہے۔

قومی آزادی کا جشن منانا محض سیاسی فعل نہیں

اسی آیت کریمہ کی روشنی میں بطریق دلالت النص یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ قومی آزادی کے موقع پر ہر سال اس کی یاد منانا اور مختلف طریقوں سے شکر بجالانا محض دنیوی اور سیاسی فعل نہیں بلکہ دینی اور شرعی فعل ہے اور اس اعتبار سے اس کو نہ منانے والا حکم الٰہی سے انحراف کرتا ہے۔

"اذ" کے استعمال کی حکمت۔۔۔ایک لطیف علمی نکتہ

مذکورہ بالا آیت میں بار بار لفظ "اذ" استعمال ہوا ہے۔ اس طرح "وَاذْكُرُوْا" کا معنی بنتا ہے "اور یاد کرو جب" دوسرے مقام پر "وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ" "اور جب ہم نے تمہیں نجات دی" پھر فرمایا "وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ" "اور جب ہم نے دریا میں سے تمہارے لئے راستے بنا دیئے"۔

اب اگر یہ سوال پیدا ہو کہ نعمت کو یاد کرنے کا حکم ہے تو صاف ظاہر ہے کہ آیات کے الفاظ کا اشارہ خاص واقعات سے متعلق ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں

رضاخانی حرام خوروں نے صحابہ کو بھی نہیں بخشا

Razakhani Haramkhoron Ne Sahaba Ko Bhi Nahi Bakhsha

Allah ki Qasam Ahmad Yaar Barelwi Shaitan Iblees Ho Sakta Hai.Ahmad Raza Shaitan Khabees Ho Sakta Hai.Ilyas Makkari Shaitan Ho sakta hai.Brelwi Shaitan Ho Sakte Hain. Lekin Mazallah.Sahaba Nahi Ho sakte.



مواعظ نعیمیہ ۳۸۱ حصہ سوم

سب سے بڑے ہاتھی محمود نے آپ کو سجدہ کیا۔ ولادت ... پاک کے وقت عبدالمطلب طواف
کعبہ کررہے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ کعبہ بی بی آمنہ ... ان کی طرف جھک گیا۔ اور
وہ بزبان فصیح بولا۔ کہ شکر ہے اس ... گندگی سے پاک کیا۔ خانہ
کعبہ کے سارے بت اوندھے ...

شعر

... نبوت کا
چاند چمک گیا ... پرکردی تھیں۔
بولیں عبدالمطلب ... سے پہلے مجھے کعبہ کے درو
دیوار بتا چکے ہیں۔ ... پیدا ہوچکے۔
ایام حمل شریف میں ... بی بی آمنہ کو خواب میں آکر بشارت دے
جاتے اور کہہ جاتے کہ ان کا نام ... کیونکہ ہمیشہ۔ ہر جگہ ان کے وصف وادا کی تعریفیں
ہوتی رہیں گی۔ ولادت پاک کی رات چرند پرند ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دیتے تھے۔
کہ ... گرتوں کو سنبھالنے والا آپہنچا۔ غرض کہ
اس وقت ساری مخلوق کی خوشی تھی۔ ہاں ایک ابلیس تھا۔ جو غم وغصہ کے باعث ...
پہاڑوں میں چھپتا۔ سر ٹکراتا پھرتا تھا۔

شعر
نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

قیامت تک ان دونوں کی پیروی کرنے والے دنیا میں رہیں گے چنانچہ عشاق اس



سے جا ملے تو صحابہ کرام ؓ پر غم و آلام کا ایک کوہ گراں ٹوٹ گیا، اس لیے جب ان کی زندگی میں بارہ ربیع الاول کا دن آتا تو وصال کے صدمے تلے ولادت کی خوشی دب جاتی اور جدائی کا غم از سرِ نو تازہ ہو جاتا۔ آقائے دوجہاں ﷺ کی زندگی کی یادوں کے جلو میں بارہ ربیع الاول کا دن آتا تو خوشی و غم کی کیفیتیں مل جاتیں اور صحابہ کرام ؓ وصال محبوب ﷺ کو یاد کر کے صدمہ زدہ دلوں کے ساتھ خوشی کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔ سو وہ ولادت کی خوشی میں جشن مناتے نہ وصال کے غم میں افسردہ ہوتے۔

اِنسانی فطرت لمحاتِ غم میں خوشی کا کھلا اِظہار نہیں کرنے دیتی

روز مرّہ کا مشاہدہ ہے کہ ... کسی عزیز کی وفات ہو جائے جب کہ
چند دنوں کے بعد اسی گھر میں ش... ہونے والی ہو تو عام دستور یہی
ہے کہ اُس غم کے باعث شاد... کی تقریب ملتوی نہ بھی کی
جائے تو نہایت سوگوار ما... لیکن اسی گھر میں اگر
اس سوگوار واقعہ کے ... ہے کہ شادی کا
اہتمام رسم و رو... پر کوئی یہ نہیں کہتا
کہ چند سال ... کی خوشیاں منا رہے
ہیں۔ کیو... غم و اندوہ کا پہلو
صبر و ضبط ... ہے صدمے کا اثر زائل ہو جاتا
ہے جس کے با... پرانی ڈگر پر رواں دواں ہو جاتی
ہے۔

۲۔ کیفیاتِ غم کی شدت ... میں جشن منانے میں مانع تھی

بشری تقاضوں کے مطابق قرنِ اوّل میں صحابہ کرام ؓ پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی جدائی کے غم کا پہلو زیادہ اثر آفریں تھا۔ ولادت اور وفات کا دن ایک ہونے

وہی منائے گا جو ہم سے ہو گا کیونکہ اسے ہمارے اوپر اترنے والی اس نعمت کی خوشی بھی ہو گی اور بالفاظ دیگر جسے اس نعمت کی خوشی نہیں ہو گی وہ ہم سے لاتعلق ہے۔

قابل غور نکتہ

"اولنا" اور "اخرنا" میں کلمہ "نا" اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ خوشیاں وہی منائے گا جو اس نعمت اور شکر میں ہمارے ساتھ شریک ہو گا' تاہم اسے عید منانے کی ضرورت نہیں جو اس خوشی میں ہمارے ساتھ شریک نہیں۔ یہاں قرآن نے اپنے دلوں کے احوال پرکھنے کے لئے ایک معیار دے دیا کہ آپ بھی "اولنا" اور "اخرنا" ہیں یا نہیں؟ وہ تو عیسیٰ کی امت تھی اور یہ آقائے دوجہاں ﷺ کی امت ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ مائدہ کی نعمت تھی اور یہاں ولادت مصطفےٰ ﷺ کی نعمت ہے لہٰذا یہاں ہمارے لئے بھی یہی معیار ہے کہ جب ماہ ربیع الاول میں حضور ﷺ کی ولادت کے دن آئیں یا عید میلاد آئے اور ہمارا دل خوشیوں اور مسرتوں سے دیوانہ وار پاگل ہو جائے تو سمجھ لیں کہ ہم بھی "من اولنا و اخرنا" میں شامل ہیں اور آپ ﷺ سے محبت رکھنے والوں میں ہیں۔ اس کے برعکس اسی مہینے میں اگر خوشیوں کے اعتبار سے کسی کو جدا دیکھیں وہ اس خوشی سے پھولا ہوا نہ ہو اور دل میں کوئی ہچکچاہٹ' شکوک و شبہات اور کینے کی کیفیت ہو تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ توبہ کرے اس لئے کہ یہ انتہائی خطرناک بیماری ہے۔ اس سے اجتناب دولت ایمان کی حفاظت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہو حضور سید کائنات ﷺ کا نام لیوا امتی اور ان کی ولادت باسعادت کے دنوں میں خوشیاں نہ منائے۔ اس کے ایمان پر کیوں افسوس نہ ہو جو ان دنوں گھبراتا پھرے یا دل کو اس مبارک فعل سے تنگ کرلے اور اس کے جواز اور عدم جواز پر دلیلیں طلب کرتا پھرے۔

محبت دلائل کی محتاج نہیں ہوتی

اس موقع پر حجتیں قائم کرنا اور میلاد النبی ﷺ پر دلیلیں تلاش کرنا محبت کی علامت نہیں اس لئے کہ اہل محبت محبوب کے لئے اظہار محبت میں کسی دلیل یا حجت کے

وَحَثُّوا عَلٰی فِعْلِهِ فَقَالُوا الایُنْکِرُهَا اِلَّا مُبْتَدِعٌ فَعَلٰی حَاکِمِ الشَّرِیْعَةِ اَنْ یُعَزِّرَهٗ. (اقامة القیامة ۔ص ۱۹)

نبی اکرم ﷺ کے میلاد پاک پر علماء کرام نے کتابیں لکھیں اور اس میلاد شریف کرنے پر رغبت دلائی اور فرمایا میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرنے والا بدمذہب ہے حاکم شریعت پر لازم ہے کہ ایسے منکر کو سزا دے۔

(۱۴)

اکابر علماء دیوبند کے پیرومرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اٹھاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ۔ص ۹)

نواب صدیق حسن بھوپالی اہلحدیث کا قول:

سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

(الشمامة العنبریہ ۔ص ۱۲)

(۱۶)

دہلی کے بڑے پیر حضرت خواجہ زید فاروقی ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک: جو شخص میلاد شریف نہیں کرتا تھا اس مبارک محفل میں شریک نہیں ہوتا آپ (شاہ ابوالخیر) کو اس سے بھی کوئی شکایت نہیں ہوئی ایسے افراد بکثرت آپ کے پاس آتے تھے اور آپ ان کے ساتھ محبت سے ملتے تھے البتہ آپ کو ان لوگوں سے نفرت تھی جو محفل مبارک کے انعقاد کو برا کہتے ہیں آپ ان لوگوں کو بدعقیدہ کہتے تھے اور ایسے افراد سے آپ نہیں ملتے تھے

(مقامات خیر۔ ص ۳۹۴)

اور حق یہی ہے کیونکہ نہ کردن چیزے دیگر است ومنع کردن چیزے دیگر۔

(واقعات)

(واقعہ ۱)

نبی رحمت ﷺ کے میلاد پاک پر اللہ تعالی نے کیسا اہتمام فرمایا مندرجہ ذیل سے اندازہ کریں۔

جب اللہ تعالی کے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے محروم لوگوں کو بھی نظر بصیرت عطا کرے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی عظمت کی جھلک دیکھ لیں اور ان کی زبانیں ان کے قلم نکتہ چینی اور اعتراضات کی بجائے تحسین کی طرف آ جائیں۔ آمین

(ابو سعید غفرلہ)

(واقعہ ۱۲)

دہلی کے بڑے پیر حضرت زید فاروقی ازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

آپ (شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ) نے جو کچھ فرمایا اس پر عمل کیا اور اہل دنیا کو بتا دیا کہ حضرت رحمۃ للعالمین سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی کا اظہار کس طرح کرنا چاہیے اور محفل شریف کے کیا آداب ہیں۔ (آرائش) پھول پتوں کا ایک عمدہ دروازہ چنگی قبر پر بنوایا جاتا تھا اور دوسرا دروازہ خانقاہ شریف کے دروازے کے باہر اور ان دونوں دروازوں کے مابین خوبصورت جھنڈیوں کا جھال، خانقاہ شریف کے اندر کھلے حصہ میں بلیوں کا جھال ایک بلی دوسری بلی سے چھ فٹ سے کچھ کم فاصلے پر رہتی تھی بلیوں پر رنگین کپڑا لپیٹا جاتا تھا ایک پر سرخ ایک پر سبز اور پھر ان پر عمدہ لچکا، سبز پر سنہری اور سرخ پر روپہلی اور بلیوں میں نہایت عمدہ جھاڑ آویزاں

جس وقت میلاد خواں ہدیہ پیش کر رہے تھے آپ (شاہ ابوالخیر) پر بے خودی کی کیفیت طاری تھی آپ کی آنکھوں سے سیل اشک جاری تھا ہاتھ ناف پر بندھے ہوئے تھے بے اختیاری کی حالت کے عالم میں آپ کے قدم حرکت کر رہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہو چلا تھا اگرچہ اس وقت سب پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک کیفیت طاری تھی لیکن آپ کی بے خودی وبا کوبی نے سب کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا۔

(مقامات خیر۔ ص ۳۲۲)

اس واقعہ کو لکھ کر حضرت زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں افسوس صد افسوس کہ ایسی مجلی و منزکی و منظم محفل مبارک کو حجاب علم نے بعض افراد کی نظر میں جامہ قبح پہنا دیا ہے (ان کو ایسی محفل بری لگتی ہے) اور دنیا بھر کی خرابیاں ان کو اس مبارک محفل (میلاد شریف) میں نظر آنے لگی ہیں۔

(مقامات خیر۔ ص ۳۲۳)

(نوٹ)

حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معمولی ہستی نہیں تھے بلکہ وہ صاحب کرامات اور کامل ولی تھے تفصیل کے لئے (خلیفۃ اللہ) کا مطالعہ کریں۔

وطیور خوشیاں منارہے تھے نیز مولوی صاحب آپ قیام کے وقت یہ تصور کرلیا کریں کہ مدینہ منورہ سے میرے سینے میں فیض آرہا ہے زاں بعد جب بھی میں صلاۃ سلام کے وقت کھڑا ہوتا ہوں مجھے مدینہ منورہ سے فیض آتا ہے۔

الحمدللہ رب العالمین

کیا ہم حضرت مولانا حکیم فضل محمد جالندھری کی بات مانیں جو کہ بڑی محبت سے دھوم دھام کے ساتھ میلاد پاک کیا کرتے تھے۔

کیا ہم حضرت شاہ ابوالخیر مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات مانیں جو صاحب کرامات ولی تھے جو کہ میلاد پاک کی مخالفت کرنے والوں کو بدعقیدہ جانتے تھے۔

مختصر یہ ہے کہ ایک طرف عشاق مصطفیٰ ﷺ کی طویل فہرست ہے دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے اکابر اور اپنے لیڈروں کی یاد میں سب کچھ کرگزرتے ہیں تعیین یوم بھی کیا جاتا ہے تداعی وتشہیر بھی کی جاتی ہے پھر فضول خرچی (بلب وٹیوبیں وغیرہ) اس قدر کہ الامان الحفیظ پنڈال اس قدر شان وشوکت سے سجائے جاتے ہیں کہ دیکھنے والے حیرت میں گم ہوجاتے